شرف رضوی کی رحلت پر سکندر پور میں تعزیتی جلسہ

مرسلہ: عمار حیدر زیدی سکندر پور

قصبہ سکندر پور ضلع امبیڈکر نگر میں شاعر آل محمد سید مظفر مہدی شرف رضوی مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر موجودہ ضلع کی مقتدر بزرگ ترین مذہبی وسماجی شخصیت مولانا حکیم سید علی حیدر زیدی کی صدارت میں ایک تعزیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں سکندر پور کی مشہور ومعروف ادبی ہستیوں میں مصطفی زیدی، وفا سکندر پوری، ذوالفقار حیدر زیدی، آس سکندر پوری وصادق حیدر زیدی گہر جن کا تعلق سکریٹریٹ کے لسانیات محکمہ سے ہے شریک ہوئے بزرگ صاحب قلم وخطیب آل محمدؐ حکیم علی حیدر زیدی نے شرف لکھنوی کے اچانک انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم گذشتہ بیس برسوں سے سکندر پور کی تیرہ رجب کی محفل میں پابندی سے شرکت کرتے رہے اور اپنے بہترین کلام سے ہم لوگوں کو نوازتے رہے۔ اپنے بلند اخلاق اور معیار کلام کی بدولت انھیں فیض آباد ضلع اور گردونواح میں مقبولیت حاصل تھی۔ مصطفی زیدی وفا سکندر پوری نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا گو کہ وہ عمر میں مجھ سے بہت چھوٹے تھے مگر تعلقات دوستانہ قسم کے تھے۔ آس زیدی سکندر پوری نے ان کے شعری محاسن پر تفصیل سے روشنی ڈالی اوران کے بہترین اشعار سنائے۔ اشعار یہ تھے:

جب تک غم حسینؑ کا سایہ ہوا نہ تھا
دنیا کا کوئی غم کسی غم کی دوا نہ تھا
اے موت تجھ کو شہد سے تعبیر کردیا
قاسمؑ سے پہلے تیرا کوئی ذائقہ نہ تھا
باطل کو اپنی چرب زبانی پہ ناز تھا
جب تک کہ بے زبان سے پالا پڑا نہ تھا

صادق حیدر زیدی گہر نے مرحوم شرف لکھنوی سے اپنے گہرے دوستانہ مراسم ودیرینہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ شاعری انھیں ورثہ میں ملی تھی ان کے پدر بزرگوار سید بادشاہ حسین تکمیل رضوی مرحوم کا شمار سید نواب افسر، ضو لکھنوی، نہال رضوی وغیرہ کے ساتھ بیسویں صدی کے دوسری دہائی کے نمائندہ شعراء میں ہوتا تھا اور ان کا کلام اس عہد کے نمائندہ مذہبی رسالوں میں پابندی سے شائع ہوتا تھا۔ تکمیل رضوی مرحوم کو خاندان اجتہاد سے خاص لگاؤ تھا اور سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی صاحب سے ان کو گہری عقیدت تھی۔

انھوں نے کہا کہ مرحوم شرف صاحب نوجوان نسل کے بہترین شاعر تھے ان کے انتقال سے لکھنؤ کی عزائیہ شاعری میں جو خلا پیدا ہوگیا ہے وہ آسانی سے پُر نہیں ہوگا۔ شرف مرحوم محب اہلبیت ہونے کے ساتھ ایک بہترین انسان تھے اور آج کے بکھرے ہوئے اور بے حس ہوتے ہوئے سماج میں انسان دوستی اور اقربا نوازی کا بہترین نمونہ تھے۔

باقر حیدر ظفر نے سکندر پور کی تیرہ رجب کی محفل کے حوالے سے مرحوم کی یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن کے لئے سورۂ فاتحہ کی درخواست کی اور ان کا مقصد سنایا جو وہ برابر پڑھا کرتے تھے۔

آمد پہ زمانے میں بازوئے پیمبرؐ کی
کعبہ کو ضرورت ہے پھر ایک نئے در کی
دیوار نے کعبہ کی اس طرح مہم سر کی
تھوڑی سی ادھر سرکی تھوڑی سی اُدھر سرکی

نماز جمعہ سے قبل اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ ✿✿✿